# صحابہ کرام کا عہد زریں (حصہ اول) فضائل و مناقب، عظیم الشان کارنامے، طرز حکمرانی، انداز جہاں بانی، اور ان کی مثالی حکومتیں

زیر نظر کتاب کا سبب تالیف یہ بتایا گیا ہے کہ چونکہ موجودہ دور میں احترام صحابہ کے عقیدہ کو چیلنج کیا جا رہا ہے، اس لئے اس بات کی بہت سخت ضرورت ہے کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دلائل و براہین کی روشنی میں اس سوال کا جواب دیا جائے کہ صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) واجب الاحترام کیوں ہیں؟

صحابہ کرام کے فضائل و مناقب اور ان کے واجب الاحترام ہونے کے بارے میں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جو دلائل و براہین مروی ہیں، ان کے لئے مصنف نے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی مشہور تصنیف ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء کو اپنا مرجع و اساس بنایا ہے، اور دراصل ان کی پوری کتاب، جس کا زیر نظر تصنیف پہلا حصہ ہے، شاہ صاحب کی اسی کتاب کی تفسیر و تشریح ہوگی۔ اس کتاب کے کوئی بارہ سو صفحے ہوں گے، یعنی اس کا حجم ازالۃ الخفاء سے دگنا ہوگا۔

زیر نظر کتاب "صحابہ کرام کا عہد زریں" کے مصنف مشہور عالم دین، برصغیر کے ممتاز سیاسی رہنما اور "علمائے ہند کا شاندار ماضی" جیسی ہر دلعزیز و مقبول کتاب کے مصنف جناب مولانا سید محمد میاں صاحب سابق ناظم جمعیت العلماء ہند ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ ازالۃ الخفاء جیسی مستند کتاب کو اساس بنا کر صحابہ کرامؓ کے مناقب و فضائل اور ان کے اجتماعی و سیاسی کارنامے مرتب کرنا وقت کی ایک اہم ضرورت ہے لیکن ہمارے مخدوم و محترم بزرگ جناب مصنف نے جس انداز سے اس کتاب کی بنیاد اٹھائی ہے ہمیں یہ شبہ ہے کہ اس سے شاید ان کے سامنے جو عظیم و مبارک مقصد ہے، وہ مشکل سے پورا ہو سکے گا۔

اس قسم کی تاریخی و علمی کتاب کے لئے ایک تو زبان اور اسلوب بیان آسان اور سیدھا سادا ہونا چاہیئے۔ دوسرے زیادہ زور دلائل و براہین پر ظاہر ہے یہ دلائل و براہین روایتی بھی ہوں گی اور منطقی بھی، دینا چاہیئے خواہ مخواہ کا مبالغہ، غیر علمی قیاس آرائی۔ اور روایات سے دور دراز کے معنی نکالنے ہمارے خیال میں اس سے کتاب کی افادیت پر زد پڑے گی، اور فاضل مصنف جس غرض سے یہ کتاب لکھ رہے ہیں، وہ تشنہ تکمیل نہیں ہو سکے گی۔

کتاب کے شروع میں کوئی ۷۰ صفحے کا مقدمہ ہے، اس مقدمے میں جو مطالب بیان کئے گئے

ہیں جیسں ان سے تو چنداں بحث نہیں، لیکن کتاب کے اصل موضوع سے یہ بالکل بے تعلق ہیں۔ چنانچہ خود مصنف نے اس کا اعتراف فرمایا ہے کہ سیدنا شاہ ولی اللہ صاحب نے اس کو اتنا ضروری یا اتنا واضح نہیں سمجھا، اس لئے نظرانداز فرمادیا ہے، احقر کا خیال یہ ہے کہ اس غیر ضروری کو بھی یہاں ضروری سمجھا جائے تاکہ مطالعہ مکمل ہو جائے۔ بے شک منطق استدلال کے لحاظ سے غیر ضروری ہے، مگر اضافۂ معلومات اور تکمیل مطالعہ کے لحاظ سے غیر ضروری نہیں ۔ غرض مصنف نے جماعت صحابہ کی بحث "قصۂ ازل" سے شروع کی ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ "انبیاء علیہم السلام کے بعد جماعت صحابہؓ اس پوری کائنات کا تارا ہے۔ یہ ہمارا عقیدہ ہے"

زیرِ نظر تصنیف پوری کتاب کا صرف حصۂ اول ہے، اور اس کے کل ۹۶ صفحے ہیں۔ ہم محترم مصنف کی خدمت میں یہ عرض کریں گے کہ اگر وہ اپنے آپ کو صرف ازالۃ الخفا کے ترجمے، اس کی مفصل تشریح اور اس سلسلے میں جن ضروری فوائد کی ضرورت ہے انہی تک اپنے آپ کو محدود رکھیں، اور حضرت شاہ صاحب کے مطالب کو آج کی زبان اور موجودہ ذہنی پس منظر میں پیش کردیں۔ تو یہ ان کا بہت بڑا کام ہوگا، افادیت اور کثرتِ اشاعت ہر دو اعتبار سے۔

اختصار، سلاست، براہ راست ( Direct ) بات کہنی اور صرف ضروری بات کہنی، آج کے برق پا زمانے کی ضرورتیں ہیں، اگر انہیں پیش نظر رکھ کر لکھا جائے، تو وہ زیادہ مقبول بھی ہوتا ہے۔ اور اس کی تاثیر بھی زیادہ ہوتی ہے۔ ہمارے اہل قلم علماء کے لئے مولانا سید ابوالاعلیٰ کا اسلوب تحریر ایک اچھا نمونہ ہے، محترم مصنف نے ایک جگہ مقدمے میں تقویٰ پر بحث کی ہے، اس ضمن میں وہ فرماتے ہیں،

> .... اب اس تمہید کا حاصل یہ ہوا کہ جس طرح کسی بھی دور میں ترقی یافتہ مہذب اور متمدن اس شخص کو کہا جاتا ہے، جو اس دور کے تہذیبی اور تمدنی قدروں کو پہچانتا ہو اور ان کے تقاضوں کو پورا کرتا ہو، اسی طرح کوئی بھی دور ہو، اس دور کا متقی اس عابد و زاہد کو کہا جائے گا، جو زہد اور عبادت گزاری کے ساتھ اس دور کے تقاضوں کو پہچانتا ہو اور ان تقاضوں کے لحاظ سے جو خداوندی احکام ہوں، ان کی پوری پابندی کرتا ہو۔ اس موقع پر قرآن پاک کی یہ آیت بھی پیش کی جاسکتی ہے۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلمٰؤ

اللہ کے بندوں میں صرف علماء ہی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور خشیہ رکھتے ہیں۔ یہ انحصار بظاہر اس وجہ سے ہے کہ عالم کہلانے کا مستحق وہی صاحب بصیرت ہے جو اپنے دور اور اپنے ماحول کے تقاضوں کو پہچانتا ہو۔ اور اتنی بصیرت رکھتا ہو کہ ان تقاضوں کے بموجب احکام الٰہی کا استنباط کر سکے اور ان پر عمل پیرا ہو سکے"

تقویٰ کی یہ تعریف و تعبیر یقیناً ان لوگوں کو جنہیں "نئی روشنی والے" یا "عصریین یا جدیدیین" کہتے ہیں، اغلباً بہت اپیل کرے گی، لیکن کیا ہمارے علماء کرام اس معاملے میں اس حد تک جانے کو تیار ہوں گے۔

کتاب بے جلد ہے۔ کتابت و طباعت بڑی اچھی ہے۔ اور قیمت دو روپے ۵۰ پیسے

ناشر کتابستان۔ قاسم جان اسٹریٹ دہلی (انڈیا)

(۱-س)

## فیض الغفور

مولانا محمد ادریس الانصاری صاحب کی مرتب کردہ یہ کتاب ادارہ تبلیغ الاسلام جامع ریئس غازی محمد صادق آباد (بہاولپور) نے شائع کی ہے۔ فاضل مصنف کے الفاظ میں "چونکہ اس مجموعہ کے وجود میں آنے کا سبب حضرت ممدوح حضرت مولانا عبدالغفور المدنی کی ذات ستودہ صفات ہے۔ اس لئے کتاب کا نام تبرکاً حضرت مولانا کے نام نامی کی مناسبت سے "فیض الغفور" رکھا گیا۔

" زیر نظر کتاب میں نہایت اختصار کے ساتھ قرآن مجید، احادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، اقوال عارفین نیز احوال صالحین سے مسائل ضروریہ کو جو سالکین راہ و طالبین ذات خداوندی کو اثنائے سفر میں پیش آتے ہیں، اخذ و استنباط کر کے ایک ترتیب سے جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے"

اس سلسلے میں لبقول مصنف کے کتاب و سنت کے بعد زیادہ تر حضرت دا تا گنج بخش کی "کشف المحجوب" امام غزالی کی "کیمیائے سعادت" اور عارف کامل سید احمد کبیر رفاعی کی کتاب "البرہان المؤید" سے استفادہ کیا گیا ہے۔